سوال

(400) نماز عید میں تکبیرات زوائد میں ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد منور ذکی سعودیہ سے دریافت کرتے ہیں کہ عیدین کے موقع پر تکبیرات زوائد میں ہاتھ اٹھانے چاہییں یا نہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب ۔ دیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز عیدین میں تکبیرات زوائد میں ہ تھ اٹھانا کسی صحیح اور صریح روایت سے ثابت نہیں ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بصراحت آیا ہے کہ وہ نماز جنازہ اور نماز عید میں ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے ۔ (بیہقی :293/3)

لیکن یہ روایت ضعیف ہے (رواء الغلیل :112/3)

البتہ بعض علما نے ایک صحیح روایت سے استنباط کیا ہے جس کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے ہر تکبر کے موقعہ پر ہاتھا اٹھاتے تھے ۔ (بیہقی 292/3)

اس روایت کا سیاق تو فرض نماز میں رفع الیدین سے متعلق ہے تاہم الفاظ کے عموم کا تقاضا ہے کہ اس میں تکبیرات عیدین بھی شامل ہیں چنانچہ محدثین میں سے امام بیہقی اور ابن منذر نے اس حدیث کے عموم سے استدالال کر کے تکبیرات عیدین کے موقع پر ہاتھوں کا اٹھاناثابت کیا ہے اور کسی محدث سے ان کی مخالفت بھی منقول نہیں مندرجہ ذیل آثار بھی اس موقف کی تائید میں پیش کیے جاتے ہیں :

(1)ابن جریج رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمة اللہ علیہ سے پوچھا : کیا امام نماز عید میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ رفع الیدین کرنے اور لوگ بھی اس کے ساتھ ہاتھ اٹھائیں ۔ (مصنف عبدالرزاق :297/3)

(2)امام مالک رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں :"کہ تکبیرات عیدین کے موقع پر ہاتھ اٹھانے چاہئیں اگرچہ میں نے اس کے معلق کچھ نہیں سنا ۔ (الفریابی بحوالہ ارواء الغلیل :113/3)

(3)امام شافعی رحمة اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمة اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ عیدین میں تکبیرات زوائد میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں ۔ (کتاب الام :237/1)

مسائل احمد وغیرہ۔ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کی تکبیرات میں ہاتھ اٹھانے کا جواز ملتا ہے ہمارا رجحان بھی اس طرف ہے تاہم ایسے مسائل کو باہمی اختلاف کی بنیاد نہ قرار دیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:411